ڈاکٹر محمود الحسن عارف☆

سیرت نگاری کے ادبی پہلو

یوں دنیا نام ہی انقلاب اور تبدیلیوں کا ہے، سورج کی روزمرہ گردش سے جنم لینے والے لیل و نہار اس طرح کا ایک انقلاب ہیں۔ سورج کی گرمی سے دھرتی پر جو موسیاتی تبدیلیاں آتی ہیں۔ کبھی خزاں، کبھی بہار، کبھی گرمی اور کبھی سردی، یہ بھی انقلاب ہی کی صورتیں ہیں۔ پھر حضرت انسان کی اپنی ذات بھی انقلاب اور تبدیلیوں کی ایک مستقل آماجگاہ ہے۔ اس پر آنے والی حالتیں عالم شباب اور عالم پیری بھی۔ زمانے کے انقلابات کی کرشمہ سازیاں ہیں۔ سیاسی میدان میں بھی، شاید روز ازل سے ہی اکھاڑ پچھاڑ جاری رہتی ہے۔ اسے بھی یا لوگ انقلاب ہی کا کرشمہ قرار دیتے ہیں، لیکن یہ انقلاب دنیا میں اتنی مرتبہ آتے، آرہے ہیں اور تا قیامت آتے رہیں گے کہ ان کو انقلاب قرار دینا لفظ انقلاب کے معنوی استہزاء سے کم نہیں ہے۔

لیکن دنیا کی تاریخ میں ایک واقعہ، ایسا ہے جس کی مثال نہ تو سابقہ انسانی اور عالمی تاریخ میں ملتی ہے اور نہ ہی اس کے بعد کی تاریخ میں۔ یہ محیر العقول، یہ عہد ساز اور یہ انقلاب آفریں واقعہ سرور کون و مکان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اور دنیا کی رشد و ہدایت کے لئے آپ کی بعثت و رسالت کا ہے جس نے عالم کی تاریخ کو ایک نیا آہنگ اور نیا انداز عطا کیا۔ انسانوں کو جینے کا ایک نیا سلیقہ سکھایا۔ اور جو خود راہ پر نہ تھے انہیں دوسروں کے لئے ہادی اور رہبر بنا دیا اور قیصر و کسریٰ کے ایوان ان کے جوتوں کی آوازوں سے لرزنے لگے۔ دنیا نے امن و سلامتی کا بھولا ہوا سبق ایک بار پھر یاد کیا اور کیا صحراء اور کیا دریا سب ان کی آوازوں سے گونجنے لگے۔ اور یوں دنیا نے

☆۔ صدر شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور،